بندۂ مؤمن کے ساتھ باری تعالیٰ کی رحمت وعنایت بڑی عجیب اور بہت نرالی ہوتی ہے

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، يُثِيبُ الشَّاكِرِينَ، وَيَجْزِي الصَّابِرِينَ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، فَاللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَالتَّابِعِينَ.

أَمَّا بَعْدُ: فَأُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ، قَالَ جَلَّ فِي عُلَاهُ:(يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اصْبِرُوا وَصَابِرُوا وَرَابِطُوا وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ)[1].

حضرات گرامی !میرے ایمانی بھائیو! بلاشبہ باری تعالیٰ ارحم الراحمین ہے وہ پوری مخلوق پر رحم وکرم کرتا ہے لیکن مؤمن بندوں کے ساتھ اس کی رحمت وعنایت بڑی عجیب اور بہت نرالی ہوتی ہے جیساکہ نبی کریم صاحبِ خُلقِ عظیم ﷺ کاارشادہے:«عَجَبًا لِأَمْرِ الْمُؤْمِنِ: إِنَّ أَمْرَهُ كُلَّهُ لَهُ خَيْرٌ، وَلَيْسَ ذَلِكَ لِأَحَدٍ إِلَّا لِلْمُؤْمِنِ، إِنْ أَصَابَتْهُ سَرَّاءُ شَكَرَ، فَكَانَ خَيْرًا لَهُ، وَإِنْ أَصَابَتْهُ ضَرَّاءُ صَبَرَ، فَكَانَ خَيْرًا لَهُ»[2].بندۂ مؤمن کا معاملہ بھی عجیب ہے اسکے ہر معاملے اور ہر حال میں اس کیلئے خیر ہی خیر ہے اور یہ رتبہ فقط مؤمن ہی کوحاصل ہے اگراسکوکوئی خوشی اورراحت پہونچتی ہے اور وہ اپنے رب کا شُکر اداکرتاہے تویہ اس کیلئے خیر ہی خیر ہے اور اگراسے کوئی دکھ اور رنج پہونچتاہے اور وہ(اسکواپنے

---

(١) آل عمران: ٢٠٠.
(٢) مسلم: ٥٣١٨.

رب کا فیصلہ مانتے ہوئے) اس پر صَبْر کرتا ہے تو یہ صَبْر بھی اس کیلئے سراسر خیر وبرکت ہے، حکمت الٰہی کے تقاضے کے مطابق اس دنیامیں انسان کبھی مشقت ودشواری میں ہوتا ہے تو کبھی راحت وخوشحالی کی زندگی گذارتا ہے اللہ ربُّ العزّت دونوں حالتوں میں اسکا امتحان لیتا ہے چنانچہ اس کا ارشاد ہے: (وَنَبْلُوكُمْ بِالشَّرِّ وَالْخَيرِ فِتْنَةً وَإِلَيْنَا تُرْجَعُونَ)[1] ہم تمکو بُری اور بھلی حالتوں میں اچھی طرح آزماتے ہیں اور ہمارے ہی پاس تمہیں لوٹایا جائے گا ، مؤمن بندہ چونکہ اپنے رب کے فیصلے اوراس کی تقدیر پر ایمان رکھتا ہے اور نعمتیں دینے یاروک لینے کے سلسلے میں اس کی حکمت ومصلحت پر یقین رکھتا ہے اس لئے وہ بالکل مطمئن رہتا ہے اور یقینی طور پر جانتا ہے کہ راحت ومصیبت دونوں اللہ ہی کی طرف سے ہے جیساکہ اللہ جَلّ جَلالُہٗ کا فرمان ہے: (قُلْ كُلٌّ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ)[2] آپ فرمادیجئے کہ ہر چیز اور ہر حالت اللہ ہی طرف سے آتی ہے، بلا شبہ اللہ تعالیٰ احکم الحاکمین بھی ہے اور ارحم الراحمین بھی ہے وہ بخوبی جانتا ہے کہ کس چیز میں اس کے بندوں کیلئے بہتری ہے اور اسکے کس فیصلے میں مخلوق کی مصلحت ہے چنانچہ خدائے عزّوجلّ کا ارشاد ہے: (وَعَسَى أَنْ تَكْرَهُوا شَيْئًا وَهُوَ خَيْرٌ لَكُمْ وَعَسَى أَنْ تُحِبُّوا شَيْئًا وَهُوَ شَرٌّ لَكُمْ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ)[3]. اور یہ عین ممکن ہے کہ

---

(١) الأنبياء: ٣٥.
(٢) النساء: ٧٨.
(٣) البقرة: ٢١٦.

تم ایک چیز کو برا سمجھو حالانکہ وہ تمھارے حق میں بہتر ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ تم ایک چیز کو پسند کرو جبکہ وہ تمھارے حق میں بری ہو اور (اصل حقیقت تو) اللہ ہی جانتا ہے اور تم نہیں جانتے

اللہ کے نیک بندو اور میرے عزیز دوستو! مؤمن بندے کو جب کوئی نعمت ملتی ہے تو وہ اپنے قلب اور اپنی زبان سے اللہ کا شکر ادا کرتا ہے اور اپنے کردار و عمل سے اس کی حمد و ثنا کرتا ہے اور باری تعالیٰ کے اس فرمان پر عمل کرتا ہے: (وَاشْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ)(١). اور حق تعالی کی شُکُر گذاری کرتے رہو اگر تم خاص اسکے ساتھ عبدیت کا تعلق رکھتے ہو، الغرض مسلمان بندہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے اس کی اطاعت وعبادت پر مدد حاصل کرتا ہے اور مال کے ذریعے مخلوق کے ساتھ بھلائی کرتا ہے پس وہ کمزوروں کی پشت پناہی کرتا ہے محتاجوں اور فقیروں کی مدد کرتا ہے جسکی برکت سے اللہ تعالیٰ اس بندے کی مدد فرماتا ہے پس اس کا کام آسان کردیتا ہے اور اس کی دولت و نعمت میں خیر و برکت ڈال دیتا ہے باری تعالیٰ جَلَّ جَلَالُهُ کا فرمان ہے: (مَنْ ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضَاعِفَهُ لَهُ أَضْعَافًا كَثِيرَةً)(٢) کون ہے جو اللہ تعالی کو قرض حسن دے پھر اللہ تعالیٰ اس (دیئے ہوئے قرض کے ثواب) کو اس کیلئے بڑھاتا چلا جائے، یقیناً شُکُر کرنے والوں کا ثواب بہت خیر و برکت والا ہے اور ان کا بدلہ بہت بڑا ہے جیسا کہ رب ارحم الراحمین کا وعدہ ہے: (وَسَنَجْزِي

(١) النحل: ١١٤.
(٢) البقرة: ٢٤٥.

الشَّاكِرِينَ)[١]. اور عنقریب ہم شُکر کرنے والوں کو بدلہ دیں گے یا اللہ! ہمیں اپنے شُکر گذار بندوں میں شامل کرلے اور اپنی نعمتوں کا اعتراف کرنے والوں میں بنادے نیز ہم سب کو اپنی اور اپنے نبی محمدِ عربي ﷺ کی اطاعت کی توفیق عطا فرمادے اور ان لوگوں کی اطاعت کی بھی توفیق دیدے، جن کی اطاعت کا تونے اپنے اس فرمان میں حکم دیا ہے: (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ)[٢]. اے ایمان والو: اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی بھی اطاعت کرو اور تم میں جو صاحبِ اختیار ہوں ان کی بھی

أَقُولُ قَوْلِي هَذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لِي وَلَكُمْ، فَاسْتَغْفِرُوهُ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ.

الْخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، يُضَاعِفُ الْحَسَنَاتِ لِلشَّاكِرِينَ وَالصَّابِرِينَ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى نَبِيِّهِ الْكَرِيمِ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَالتَّابِعِينَ.

شُکر و صَبر کی خصلت اپنانے والو! مؤمن بندے کو جب بھی کوئی مصیبت یا تکلیف پہونچتی ہے یا کوئی مشقت یا آزمائش پیش آتی ہے تو وہ صَبر کے ساتھ قضائے الٰہی کا سامنا کرتا ہے اور آسمان و زمین کے رب کے فیصلہ پر راضی رہتا ہے اور اس بات پر یقین رکھتا ہے «مَا أَصَابَهُ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَهُ، وَأَنَّ مَا أَخْطَأَهُ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيبَهُ»[٣]. جو مصیبت اسے پیش آئی ہے وہ اس سے ہرگز نہیں ٹل سکتی تھی اور جس مصیبت سے وہ بچ گیا اور وہ اس سے ٹل گئی

---

(١) آل عمران: ١٤٥.
(٢) النساء: ٥٩.
(٣) الترمذي: ٢٠٧٠.

وہ اسے پیش ہی نہیں آنی تھی، یعنی اللہ کے فیصلے پر اسے پورا یقین ہوتا ہے اس ایمان ویقین کی بدولت اسے باری تعالیٰ کی مدد حاصل ہوتی ہے اور خدائے عزّوجلّ اس کی مصیبت میں اس کے ساتھ ہوتا ہے جیساکہ اس کا ارشاد ہے: ﴿وَاصْبِرُوا إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ﴾[1] اور صَبْر کرو یقیناً اللہ تعالی صَبْر کرنے والوں کے ساتھ ہے پس رب کریم بندے کی مصیبتوں میں اس کے ساتھ لطف ومہربانی کرتا ہے اس کو بہت سے فائدے عطا کرتا ہے اور اس کی تکلیفوں کو دور کر دیتا ہے نبی رحمۃٌ لِلعٰلمین ﷺ کا فرمان ہے: «اعْلَمْ أَنَّ فِي الصَّبْرِ عَلَى مَا تَكْرَهُ خَيْرًا كَثِيرًا»[2]. جان لو کہ ناپسندیدہ امور پر صَبْر کرنے میں بہت سارے خیر اور فائدے ہیں ،الغرض اللہ سبحانہ وتعالیٰ صَبْر کرنے والوں کو بے حد اجر اور بہت عظیم صلہ عطا کرتا ہے اور بلا حساب بدلہ دیتا ہے چنانچہ باری تعالیٰ عزاسمہ کا ارشاد ہے: ﴿إِنَّمَا يُوَفَّى الصَّابِرُونَ أَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ﴾[3]. صَبْر کرنے والوں کو ان کا صلہ بے شمار عطا کیا جائے گا پس کیا ہی خوب ہو کہ ہم دینی تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے اپنے بیٹوں اور بیٹیوں کی اچھی تربیت کریں مسرتوں میں شُکْر کی اور مصیبتوں میں صَبْر کی ان کو تعلیم دیں اور جن پاکیزہ اخلاق پر ہماری تربیت ہوئی ہے اپنے بچوں کو بھی وہ اخلاق وآداب سکھائیں *** هَذَا وصَلُّوا وَسَلِّمُوا عَلَى خَاتَمِ النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ، كَمَا أَمَرَ رَبُّ الْعَالَمِينَ؛ فَقَالَ فِي كِتَابِهِ الْمُبِينِ: ﴿إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ

---

(١) الأنفال: ٤٦ .
(٢) أحمد: ٢٨٥٧.
(٣) الزمر: ١٠.

يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا)[1]. اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ. وَارْضَ اللَّهُمَّ عَنِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ: أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ، وَعَنْ سَائِرِ الصَّحَابَةِ الْأَكْرَمِينَ.

اللَّهُمَّ احْفَظْ لِدَوْلَةِ الْإِمَارَاتِ أَمَانَهَا وَاسْتِقْرَارَهَا، وَأَدِمْ رَخَاءَهَا وَازْدِهَارَهَا، وَبَارِكْ فِي خَيْرَاتِهَا، وَاحْرُسْهَا بِرِعَايَتِكَ، وَاشْمَلْهَا بِعِنَايَتِكَ، وَسَائِرَ بِلَادِ الْعَالَمِينَ. اللَّهُمَّ وَفِّقْ رَئِيسَ الدَّوْلَةِ الشَّيْخ مُحَمَّد بْن زَايِد وَنَائِبَهُ وَإِخْوَانَهُ حُكَّامَ الْإِمَارَاتِ لِمَا تُحِبُّهُ وَتَرْضَاهُ. اللَّهُمَّ ارْحَمِ الشَّيْخ زَايِد، وَالشَّيْخ رَاشِد، وَالْقَادَةَ الْمُؤَسِّسِينَ، وَالشَّيْخ مَكْتُوم، وَالشَّيْخ خَلِيفَة بْن زَايِد، وَأَدْخِلْهُمْ بِفَضْلِكَ فَسِيحَ جَنَّاتِكَ. وَارْحَمْ شُهَدَاءَ الْوَطَنِ وَضَاعِفْ أَجْرَهُمْ، وَارْفَعْ فِي الْجَنَّةِ دَرَجَتَهُمْ، وَشَفِّعْهُمْ فِي أَهْلِهِمْ. اللَّهُمَّ ارْحَمِ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ: الْأَحْيَاءَ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتَ. اللَّهُمَّ اسْقِنَا الْغَيْثَ، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا.

عِبَادَ اللَّهِ: اذْكُرُوا اللَّهَ الْعَظِيمَ يَذْكُرْكُمْ، وَاشْكُرُوهُ عَلَى نِعَمِهِ يَزِدْكُمْ. وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ. وَأَقِمِ الصَّلَاةَ.

---

(١) الأحزاب: ٥٦.

بندۂ مؤمن کے ساتھ باری تعالیٰ کی رحمت وعنایت بڑی عجیب اور بہت نرالی ہوتی ہے